27 الف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

لاہور پاکستان

یوم شنبہ

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۲	۱۷ ماہ صلح ۱۳۲۷ ہش	۵ ربیع الاول ۱۳۶۷ھ	۱۷ جنوری ۱۹۴۷ء	نمبر ۹

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۶ جنوری ۱۹۴۷ء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت بخار کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ باوجود علالت طبع کے حضور نے خطبہ جمعہ خود پڑھا۔ اور احباب کو چندہ تحریک جدید میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی تحریک فرمائی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی تا حال ناساز ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنے والے والیان ریاست کو بین الاقوامی عدالت میں پیش کیا جائے

مغربی پنجاب میں پبلک سیفٹی ایکٹ جاری رہے گا۔

دہلی کی مکدر فضا میں امن کا جلوس نہ نکل سکا۔

جوناگڑھ میں استصواب رائے کیا جا رہا ہے۔

نئی دہلی ۱۶ جنوری۔ انڈین یونین کی طرف سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جوناگڑھ بابریاواد۔ مانگرول۔ ماناودر اور سردارگڑھ وغیرہ ریاستوں کے الحاق کا فیصلہ وہاں کے عوام کی خواہشات کے مطابق ہونا چاہیئے۔ چنانچہ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ان ریاستوں میں استصواب رائے کے ذریعہ ان کی خواہشات کا پتہ لگایا جائے۔ یہ ریفرنڈم فروری ۱۹۴۸ء کے تیسرے ہفتہ میں کیا جائے گا۔ ا۔ پ

سکھوں کے مجوزہ جلوس امن کا حشر

دہلی ۱۷ جنوری۔ اخبار سٹیٹسمین کے نمائندے کی اطلاع ہے کہ سکھوں کی طرف سے دہلی میں جس جلوس امن کے اہتمام کا اعلان کیا گیا تھا وہ نہ نکل سکا۔ کل صبح ہی گوردوارہ سیس گنج واقعہ چاندنی چوک میں پناہ گزین اور دوسرے سکھ جمع ہو گئے۔ اور انہوں نے اس قسم کے پر امن اقدام کی سخت مخالفت کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مجوزہ جلوس نہ نکل سکا۔ البتہ اتنا ضرور ہوا کہ نیشنل والنٹیئر کور نے چند موٹروں میں سوار ہو کر مختصر جلوس نکالا۔ اسے بھی ناکام بنانے کی کوشش کی گئی

گاندھی جی بدستور خوش و خرم ہیں

نئی دہلی ۱۶ جنوری۔ آج دن کے ۱۱ بجے برت رکھے گاندھی جی کو ۲۷ گھنٹے ہو چکے تھے۔ ڈاکٹروں کے بیان کے مطابق گاندھی جی رات کو آرام سے سوتے رہے۔ اگرچہ کمزوری کے آثار نمایاں ہیں۔ لیکن آپ حسب معمول ہشاش بشاش نظر آتے تھے۔ آج ملاقات کرنے کے لئے بہت کم لوگ تشریف لائے۔

پاکستان میں ایسے لوگ موجود ہیں جو ہندوستان اور پاکستان کے دوبارہ متحد ہو جانے کا خواب دیکھ رہے ہیں

لاہور ۱۶ جنوری۔ آج مغربی پنجاب اسمبلی میں وزیر اعظم خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ نے اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے کہ پبلک سیفٹی ایکٹ کو ابھی کیوں ختم نہیں کیا جا سکتا بتایا کہ نہ صرف ہندوستان میں بلکہ پاکستان میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو پاکستان اور ہندوستان کے دوبارہ متحد ہو جانے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ اور اس طرح اپنا اثر استعمال کر کے پاکستان کے مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کے ساتھ معاملہ کرنے کے لئے پبلک سیفٹی ایکٹ کا کچھ عرصہ کے لئے نافذ رہنا ضروری ہے۔ اس امر کی وضاحت کے دوران میں یوں معلوم ہوتا تھا کہ وزیر اعظم خاص میاں افتخار الدین کو مخاطب کر رہے ہیں۔ جو آپ کے قریب ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ یاد رہے پچھلے دنوں میاں افتخار الدین نے ہندوستان اور پاکستان میں ملی جلی وزارتوں کے قیام کی تجویز پیش کی تھی۔ (اورینٹ)

ڈچ اور انڈونیشیا میں عارضی صلحنامہ

انڈونیشیا ۱۶ جنوری۔ ڈچ وزیر اعظم نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ اغلب خیال ہے۔ کہ ڈچ اور انڈونیشیا جمہوریت میں ہفتہ کے دن عارضی صلحنامہ پر دستخط ہو جائیں گے۔ اور اسکو بنیاد بنا کر آئندہ سیاسی مسائل پر غور و خوض کیا جا سکے گا۔ آپ نے گڈ آفیسرز کمیٹی کا شکریہ ادا کیا کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی ہے۔ جمہوریہ ریڈیو نے بھی فوجوں کو واپس بلا لینے کا اعلان کر دیا ہے۔ ڈچ رپورٹر نے انڈونیشیا کے گلہ ٹوٹ جانے کی پیشگوئی کی ہے (رائیٹر)

کشمیر کے محاذ پر ہندوستانی ہوائی جہازوں کی سرگرمیاں

حکومت ہند کا اعلان

نئی دہلی ۱۶ جنوری۔ محاذ کشمیر کے متعلق حکومت ہند کا اعلان مظہر ہے۔ کہ گزشتہ دس روز سے رائل انڈین ایئر فورس کے ہوائی جہاز نہایت سرگرمی سے کشمیر کے تمام محاذوں پر پرواز کرتے رہے۔ اور حملہ آوروں پر نہایت کامیاب حملے کرتے رہے۔ ان ایام میں حملہ آوروں کے مرکز پانڈری کو بھی خاص طور پر نشانہ بنایا گیا۔ اور اسے جو نقصان پہنچا۔ اسے خود حملہ آوروں نے بہت بھاری تسلیم کیا

۲ ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے مقامات پر بھی انہیں شدید جانی نقصان اٹھانا پڑا۔ اس کے علاوہ بہت سا اسلحہ چھوڑ کر بھاگنا پڑا ہے۔ دن کے حملے اب بہت کم ہو گئے ہیں۔ کیونکہ حملہ آور بمباری کے خوف سے آزادانہ نہیں پھرتے۔ موسم کی خرابی کے باوجود رائل انڈین ایئر فورس کے ہواباز جس خوش اسلوبی سے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ وہ قابل تحسین ہے۔ (ا۔پ)

چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان نے یو۔ این۔ او میں ہندوستان کے خلاف اپنی شکایات پیش کر دیں

لیک سیکسس ۱۶ جنوری۔ امن کونسل کے اجلاس منعقدہ ۱۵ جنوری پاکستانی وفد کے قائد سر محمد ظفر اللہ خان نے انڈین یونین کے خلاف حسب ذیل تحریری شکایات پیش کی ہیں۔

(۱) انڈین یونین نے تقسیم کو دل سے تسلیم نہیں کیا چنانچہ اول دن سے ہی اس کی یہی کوشش رہی ہے کہ اسکو ناقابل عمل ثابت کر دیا جائے۔

(۲) انڈین یونین کے بعض علاقوں میں منظم طریق پر مسلمانوں کے قتل عام کی سازشیں کی گئیں۔ اور انکو عملی جامہ پہنا کر ان کو بالکل صاف کر دیا گیا۔ چنانچہ قتل عام کا یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ (۳) نہ صرف یہ کہ انڈین یونین میں مسلمانوں کے لئے ترقی کی راہیں مسدود ہیں۔ بلکہ ان کا تہذیب و تمدن اور زبان وغیرہ سخت خطرے میں ہیں

(باقی صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

قائد اعظم کے نام مشرقی پنجاب کے مسلمان ممبران اسمبلی کی درخواست

لاہور ۱۶ر جنوری۔ مشرقی پنجاب لیگ اسمبلی پارٹی کے موجودہ لیڈر شیخ صادق حسن نے آج قائد اعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان کے نام ایک تار ارسال کیا ہے جس میں درخواست کی گئی ہے کہ مشرقی پنجاب اسمبلی کے مسلم لیگی اراکین کو مغربی پنجاب اسمبلی کا ممبر نامزد کر دیا جائے کیونکہ وہ تمام مسلمان جن کی وہ نمائندگی کرتے رہے ہیں۔ اب بالعموم مغربی پنجاب میں آ گئے ہیں۔ نیز پناہ گزینوں کے اصل مفاد کے پیش نظر ضروری ہے کہ اسمبلی میں ان کی نمائندگی کے حق کو بھی تسلیم کیا جائے۔ (اورینٹ)

بالآخر تسلیم ہی کرنا پڑا!

نئی دہلی ۱۵ر جنوری۔ حکومت ہند نے اپنے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ زر نقد میں سے پاکستان کا حصہ عنقریب ادا کر دیا جائے گا۔ یہ اقدام اس لئے کیا گیا ہے کہ تا دونوں حکومتوں کے درمیان شبہات اور کشیدگی کا سبب رفع ہو جائے۔ نیز امید ظاہر کی گئی ہے۔ کہ یہ اقدام گاندھی جی کے مرن برت کو ختم کر دینے کا باعث ہوگا۔ (اپ)

لاہور ۱۶ر جنوری۔ ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ گجرات میں غیر مسلموں کی سپیشل ٹرین پر حملے کے وقت تقریباً پانچ عورتیں اور بچے۔ اور ۶۰ آدمی مختلف سمتوں میں بھاگ گئے تھے۔ ان کو پولیس نے اکٹھا کر لیا ہے۔ (ڈائریکٹر پبلک ریلیشنز)

برطانوی ماہرین صنعت کراچی میں

کراچی ۱۶ر جنوری۔ تین مشہور برطانوی ماہرین صنعت کل لنڈن سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچے وہ پاکستان میں ریڈیو۔ الیکٹرک اور بلاسٹک وغیرہ انڈسٹریز کے قیام کے سلسلے میں تشریف لائے ہیں۔ ان کے نام این سی۔ رو برٹس۔ اے کے ٹوسن اور جے۔ ایف۔ ہیگ ہیں۔ آپ حالات کا جائزہ لینے لاہور بھی تشریف لائیں گے۔ (اپ)

غیر مسلم عورتوں کی بازیابی

لاہور ۱۶ر جنوری۔ ایک پریس نوٹ میں بیان کیا گیا ہے کہ اس وقت تک اندازاً ۱۰۰۰ عورتیں اور بچے صرف ایک ضلع مظفر گڑھ سے حاصل کئے گئے ہیں جنکو مشرقی پنجاب کے لائیزن آفیسر کے سپرد کر دیا گیا ہے (ڈائریکٹر پبلک ریلیشنز)

ٹرین پر حملے کے نتیجے میں اجتماعی جرمانہ

لاہور ۱۶ر جنوری۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے گجرات کے علاقے پر اجتماعی جرمانہ لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ اقدام غیر مسلم پناہ گزینوں کی ٹرین پر حالیہ حملے کے خلاف تعزیراً کیا گیا ہے۔ نیز آج مغربی پنجاب اسمبلی میں وزیر اعظم خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ نے اس امر کا بھی انکشاف کیا کہ اس وقت رشوت ستانی اور دیگر بدعنوانیوں کے نتیجے میں حکومت کے ۲۶ افسران کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے۔ ان میں سے کئی معطل ہیں اور بعض کو معطل کر دیا گیا ہے جن کے خلاف کارروائی بدستور جاری ہے۔ (اورینٹ)

صنعتی ترقی کے لئے حکومت سندھ کی جدوجہد

کراچی ۱۶ر جنوری اورینٹ کے نامہ نگار کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ صوبہ کی صنعت کو زیادہ سے زیادہ ترقی دینے کے لئے گورنمنٹ سندھ نے اپنے اگلے سال کے بجٹ میں ایک کثیر رقم منظور کی ہے۔ ٹیکسٹائل کی صنعت کو ۲۵ لاکھ روپیہ دیا جائے گا۔ حکومت نے تین نئے ٹیکسٹائل ملز کو لائسنس دئے ہیں ان میں خود حکومت کے حصے بھی ہوں گے۔ چمڑہ کی صنعت کو ۳ لاکھ روپیہ دیا جائے گا۔ بیان کیا گیا ہے کہ ہر اس شخص کو جو صوبہ میں کسی قسم کی صنعت جاری کرنا چاہے اسے مالی امداد کے علاوہ حکومت کی طرف سے ہر امکانی امداد دی جائے گی

سندھ میں مکانوں کی تقسیم ملتوی کر دی گئی

کراچی ۱۶ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سندھ گورنمنٹ نے تا اطلاع ثانی مکانوں کی تقسیم کا کام ملتوی کر دیا ہے کیونکہ اس بارہ میں ایک نئی سکیم حکومت کے زیر غور ہے۔ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ جن لوگوں نے مکانوں پر ناجائز طور پر قبضے کر رکھے ہیں۔ ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی (اورینٹ)

کراچی ۱۶ر جنوری۔ حکومت پاکستان نے حدود پاکستان میں پیدا ہونے والے یا پاکستان میں درآمد ہونے والے نمک پر فی من اڑھائی روپیہ کے حساب سے ایک نیا ٹیکس لگا دیا ہے۔ اس طرح پرچون خریداری میں ایک آنہ سیر کی زیادتی ہو جائے گی۔ اس نئے ٹیکس سے حکومت کو اڑھائی کروڑ روپیہ سالانہ کی آمدنی ہوگی

سرحد پاکستان پر حملہ

لاہور ۱۶ر جنوری ایک پریس نوٹ کی اطلاع مظہر ہے کہ تین مسلمانوں کو جن کو اغوا کر لیا گیا تھا۔ اور وہ پاکستان کی حدود میں داخل ہو رہے تھے۔ ریاستی فوج کے سپاہیوں نے گولی سے اڑا دیا۔ اور تحصیل والہ (سیالکوٹ) نامی گاؤں کو لوٹا ڈوگرہ سپاہیوں کے ایک جتھہ نے پاکستانی علاقے کے کچھ چرواہوں پر فائر کئے۔ مگر سرحدی پولیس کے آنے پر بھاگ گئے (ڈائریکٹر پبلک ریلیشنز)

اطلاع ہے کہ حکومت مشرقی پنجاب نے تقریباً بچوں کو چرائے ہوئے مویشی مفرور پولیس کے حوالے کر دئے ہیں۔

یہودیوں کو مسلح کرنے کی کوشش

لنڈن ۱۶ر جنوری۔ حکومت امریکہ اور اتحادی قوموں پر یہ دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ وہ یہودیوں کی خفیہ فوج ہیگانا کو ہتھیار مہیا کریں۔ اور فلسطین کے جھگڑے میں اسے سرکاری حفاظتی فوج کا درجہ دیں۔ یہ مطالبہ بھی کیا جا رہا ہے کہ اس فوج کی مدد کے لئے بین الاقوامی فوج بھرتی کی جائے اگر امریکہ نے اتحادی اسمبلی کے ممبروں سے یہ سفارش کی کہ یہودیوں کو ہتھیار خریدنے کی اجازت دی جائے تو یہودی ایجنسی امریکہ سے قانونی طور پر ہتھیار خرید سکے گی۔ اس وقت یہودی خفیہ طور پر امریکہ سے ہتھیار خرید رہے ہیں۔ (گلوب)

بہار کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں شنکر راؤ دیو

نئی دہلی ۱۵ر جنوری۔ بہار کی صوبائی کانگرس کمیٹی میں پھوٹ پڑ جانے کی وجہ سے صدر کانگرس ڈاکٹر راجندر پرشاد نے جنرل سیکرٹری مسٹر شنکر راؤ دیو کو ۲۷ جنوری کے صوبائی کمیٹی کی میٹنگ میں شرکت کے لئے نامزد کیا ہے (گلوب)

اچھوتوں کی بہتری کے لئے چار لاکھ روپیہ

پٹنہ ۱۶ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے حکومت بہار نے ہریجن طبقے کی بہتری کے لئے چار لاکھ روپیہ صرف کرنے کی منظوری دیدی ہے اس سلسلہ میں ایک سکیم تیار کی گئی ہے۔ اس رقم میں سے زیادہ تر روپیہ ہریجنوں کی تعلیم پر خرچ کیا جائے گا (گلوب)

ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ایسے حالات پیدا ہو چکے ہیں جو بین الاقوامی امن کو خطرے میں ڈال سکتے ہیں

پاکستان کی طرف سے انڈین یونین کے خلاف متعدد شکایات

لیک سکسس ۱۶ر جنوری مسٹر گوپال سوامی آئنگر نے انڈین یونین کی طرف سے حکومت پاکستان پر کشمیر کے بارے میں جو الزامات امن کونسل کے کل کے اجلاس میں لگائے تھے۔ چوہدری سر ظفر اللہ خاں حکومت پاکستان کی طرف سے ان کا جواب ہفتے کے روز ایک بجے بعد دوپہر منعقد ہونے والے اجلاس میں دیں گے اور آج کے اجلاس میں آپ جیسا کہ توقع ہے اپنی حکومت کے نقطہ نگاہ کی وضاحت کرتے ہوئے زیر بحث تنازعات پر تمام روشنی ڈالیں گے کل آپ نے امن کونسل کے سامنے تین مسودات پیش کئے۔ جن میں آپ نے حکومت ہند کے ان الزامات کی پر زور تردید کی۔ کہ پاکستان نے ہندوستان کے خلاف کسی لحاظ سے بھی جارحانہ کارروائیوں کا دروازہ کھولا ہے

ان مسودات میں مزید کہا گیا ہے نہ صرف یہ کہ حکومت پاکستان نے نام نہاد حملہ آوروں کی کوئی مدد نہیں کی بلکہ قبائلیوں کی آمد و رفت کو جہاں تک ممکن ہو سکا ہے۔ روکنے کی کوشش کی ہے۔ ان میں سے ایک دستاویز میں آپ نے ہندوستان کے خلاف متعدد شکایات کی ہیں اور کہا ہے کہ کچھ عرصہ سے ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ جن کی وجہ سے بعض ایسے تنازعات سر اٹھا رہے ہیں کہ جو بین الاقوامی امن کو خطرے میں ڈال سکتے ہیں۔ متعدد جارحانہ الزامات کا ذکر کرنے کے بعد دستاویز میں کہا گیا ہے کہ ان تمام کارروائیوں کا مقصد یہی ہے کہ انڈین یونین پاکستان کی حکومت کو تباہ و برباد کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ آخر میں امن کونسل سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ انڈین یونین کو پاکستان کے خلاف اس قسم کی جارحانہ کارروائیاں کرنے سے منع کرے نیز یہ کہ انڈین یونین کو کشمیر میں فوراً لڑائی بند کرنے کا حکم دیا جائے۔ اور اس کو ہدایت کی جائے کہ وہ تمام فوجیں واپس بلا لے اس کے بعد ان تمام لوگوں کو جنہیں زبردستی نکال دیا گیا ہے۔ واپس لا کر آباد کیا جائے۔ اور ایک غیر جانبدار آزاد حکومت قائم کر کے استصواب رائے کے ذریعے معلوم کیا جائے۔ کہ وہاں کے عوام آیا پاکستان کے ساتھ الحاق چاہتے ہیں یا ہندوستان کے ساتھ۔ ان دستاویزوں کی نقول سیکیورٹی کونسل کے تمام اراکین کو مہیا کی جائیں گی۔ (رائیٹر)

کاش یوں ہوتا اور یوں.........!

لارڈ ماؤنٹ بیٹن کا اظہار افسوس

بیکانیر ۱۶ر جنوری۔ کل یہاں لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے تقریر کرتے ہوئے گاندھی جی کے مرن برت کا ذکر کیا۔ آپ نے کہا کہ یہ اقدام جس مقصد کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ امید ہے وہ مقصد بہت جلد حاصل ہو جائیگا۔ آپ نے اس امر پر نہایت افسوس کا اظہار کیا کہ جنگ سے پہلے ۱۹۳۵ء میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت مقامی حکومت کا قیام عمل میں نہیں لایا گیا۔ اگر اس پر عمل کر لیا جاتا تو ہندوستان میں نہایت مناسب سیاسی فضا پیدا ہو جاتی۔ گذشتہ چند دنوں میں بالکل مختلف جہت اور نوعیت کے حالات رونما ہوئے۔ (اپ)

روزنامہ الفضل لاہور مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۴۸ء

تقسیم کشمیر

نئی دہلی کی خبر ہے۔ کہ متحدہ اقوام کی انجمن میں افواہ گرم ہے۔ کہ مہاراجہ ہری سنگھ گدی سے دستبردار ہو جائیں گے۔ بعض ماہرین کا خیال ہے۔ کہ سیکیورٹی کونسل استصواب رائے کا حکم دے گی۔ اور ایک اخبار نے تو یہ لکھا ہے۔ کہ ممکن ہے کشمیر کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔

یہ مختلف آراء انجمن اقوام متحدہ میں ضرور زیر غور رہوں گی۔ کیونکہ یہ تمام باتیں ایسی نہیں ہیں جو نئی ہوں۔ حکومت ہندوستان نے کشمیر میں فوجی مداخلت کرتے وقت جو بیان دیا تھا اس میں صاف طور پر یہ کہا گیا تھا۔ کہ حکومت ہندوستان کی کشمیر پر چڑھائی محض اس لئے ہے۔ کہ وہاں امن کی فضا پیدا کر دی جائے۔ اور حملہ آوروں سے ملک کو صاف کر دیا جائے اور اس کے بعد استصواب رائے سے فیصلہ کیا جائے۔

تھوڑے دن ہوئے کہ حکومت ہندوستان کے سربرآوردہ لیڈروں نے اس بات کا بھی اظہار کیا تھا۔ کہ مہاراجہ کشمیر کو حکومت سے الگ ہو جانا چاہیئے۔ اور اخباروں میں اس بات کا بھی چرچا ہو چکا ہے۔ کہ کشمیر کو تقسیم کر دیا جائے چنانچہ اس ضمن میں بخشی غلام محمد کا بیان کہ وہ کشمیر کو کسی طرح تقسیم نہیں ہونے دیں گے۔ بہت معنی خیز ہے۔ پہلے بھی ہندوستانی لیڈر حکومت پاکستان کے ذمہ یہ بات لگا چکے ہیں۔ کہ وہ کشمیر کی تقسیم کا موید ہے۔ حالانکہ اس کی تردید پاکستان کی طرف سے ہو چکی ہے۔ کئی ایک برطانوی اور امریکی اخباروں نے بھی تقسیم کا ذکر بار بار کیا ہے۔ سٹیٹسمین میں بھی اس طرف کئی بار اشارہ کیا گیا ہے۔ لیکن جہاں تک ہمیں علم ہے۔ پاکستان کے کسی لیڈر نے آج تک تقسیم کشمیر کے حق میں بیان نہیں دیا۔ اور نہ پاکستانی لیڈروں نے اس کے امکان کے متعلق کبھی رائے زنی کی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کے لیڈروں کی نظر میں کوئی ایسی وجہ نہیں ہے۔ کہ تقسیم کے سوال پر کبھی غور کرنے کی تحریک ان کے دل میں پیدا ہوتی ہو۔ جو واقعات کشمیر میں ہوئے ہیں۔ ان سے پہلے تو یقیناً کشمیر کا کوئی ایسا مقداری علاقہ نہیں تھا جس میں سوا مسلمانوں کے کسی ایک قوم کی یا سارے غیر مسلم اقوام کی مل کر اکثریت بنتی ہو۔ اب بھی باوجود کئی حصوں کے علاقے سے بہت سے مسلمانوں کو نکلا گیا ہے۔ غیر مسلموں کی اس علاقہ میں کسی طرح اکثریت ثابت نہیں ہو سکیگی۔

ایسی صورت حال میں یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ پاکستان کا کوئی لیڈر ایک پل کے لئے بھی کشمیر کی تقسیم کا خیال اپنے دل میں لاتا۔ اس سے صاف نتیجہ یہی نکلتا ہے۔ کہ چونکہ انڈین یونین جانتی ہے کہ اس کا کیس دربارہ کشمیر نہایت کمزور ہے۔ اور بغیر جانبدار ادارہ استصواب رائے کی صورت میں اس کی کامیابی موہوم ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ اگر سارے کشمیر پر نہیں تو کچھ علاقے پر اس کا قبضہ رہ جائے۔ اور چونکہ پاکستان کی طرف سے اس کی اس خواہش کی تائید نہیں ہوئی۔ وہ دوسرے ایسے ذرائع استعمال کر رہی ہے۔ جس سے وہ اپنی حسب خواہش پر دپاگنڈہ بھی کر سکے۔ اور اس پر یہ الزام بھی نہ آئے کہ وہ اپنے کل ہند اتحاد کے اصول کے خلاف تقسیم کی حمایت کر رہی ہے۔ تقسیم پنجاب و بنگال کے متعلق تو وہ یہ کہہ سکتی ہے۔ کہ چونکہ مسلم لیگ نے ہندوستان کو تقسیم کرایا ہے۔ اور انڈین یونین کو مجبوراً تقسیم منظور کرنی پڑی تھی۔ اس لئے ہندوؤں اور سکھوں کا مطالبہ حق بجانب تھا۔ لیکن اب وہ یہ عذر پیش نہیں کر سکتی۔ اگر وہ برملا تقسیم کشمیر کا مطالبہ کرے تو یہ اصول وحدت ہند کی کھلی کھلی تردید سمجھی جائے گی۔ اس لئے وہ اپنی خواہش کے اظہار کے لئے سیدھے ٹیڑھے طریقے استعمال کر رہی ہے۔ اور ایک طرف تو دہلی سے یہ خبر شائع کر دی ہے۔ کہ انجمن اقوام متحدہ کے قرب میں تقسیم کے متعلق بھی اظہار رائے کیا گیا ہے۔ اور دوسری طرف بخشی غلام محمد سے اعلان کرا دیا ہے۔ کہ وہ تقسیم نہیں ہونے دیں گے۔ تاکہ مخالفین تقسیم اس کو غنیمت خیال کر لیں اور انہی پر اس کا الزام بھی آئے۔ اور انڈین یونین تقسیم کا الزام اپنے سر لئے بغیر اپنی اس خواہش میں کہ بھاگتے چور کی لنگوٹی ہی سہی کامیاب ہو جائے۔

مشرقی پنجاب کے مسلمان ممبران اسمبلی

مشرقی پنجاب سے منتخب شدہ مسلمان ایم ایل اے چاہتے ہیں۔ کہ وہ مغربی پنجاب کی اسمبلی میں شامل کر لئے جائیں۔ ان کے اس مطالبہ کو اس وجہ سے بھی تقویت پہنچتی ہے۔ کہ ہندوستان کے گورنر جنرل نے مغربی پنجاب کے غیر مسلم ممبران اسمبلی کو مشرقی پنجاب کی اسمبلی میں شامل ہونے کی اجازت دیدی ہے۔ ان کی دوسری دلیل ایک یہ بھی ہے کہ چونکہ ان کو انتخاب کرنے والے مغربی پنجاب میں آ گئے ہیں۔ اس لئے ان کو حق حاصل ہے کہ وہ اس میں شامل کر لئے جائیں

اس کے خلاف بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ ان لوگوں نے فسادات میں لوگوں کی کوئی خدمت نہیں کی۔ بلکہ ان کو مصائب کا نشانہ بننے کے لئے چھوڑ دیا۔ اس لئے اب ان کو زیبا نہیں کہ ان کی نیابت کا دعویٰ کریں۔ اگرچہ اخلاقاً یہ اعتراض نہایت وزنی ہے۔ لیکن ہمیں یہ حقیقت بھی فراموش نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ جو مصیبت مشرقی پنجاب میں مسلمانوں پر آئی۔ اور جو مظالم کا ان کو نشانہ بننا پڑا۔ اس کی اصل وجہ یہ تھی۔ کہ مسلمانوں میں کسی قسم کی تنظیم موجود نہیں تھی۔ اور اس کوتاہی کی ذمہ داری تمام مسلم لیگی لیڈروں پر عائد ہوتی ہے نہ کہ تنہا مشرقی پنجاب کے ممبران اسمبلی پر اگرچہ درست ہے۔ کہ قریب ہونے کے لحاظ سے ان ممبروں کی ذمہ داری زیادہ تھی مگر فقدان تنظیم تو ایک ایسا مرض ہے۔ جس میں بد قسمتی سے تمام قوم ہی گرفتار ہے۔ اور ابھی تک گرفتار چلی جاتی ہے۔ نیز اب یہ فیصلہ کرنا کہ کس نے اس بھاگڑ میں اپنا فرض ادا کیا اور کس نے نہ ادا کیا۔ نہایت مشکل ہے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ گذشتہ ایسی باتوں کو فراموش کر دیں۔ اور ہر ایک کو از سر نو خدمت کا موقع دیں کون کہہ سکتا ہے۔ کہ مغربی پنجاب کے ممبران اسمبلی ایسی صورت میں کیا کرتے۔ یہ وقت ایسے جھگڑے اٹھانے کا نہیں ہے۔ اس لئے ہماری دانست میں مناسب ہے۔ کہ ان لوگوں کو اسمبلی میں شامل کر لیا جائے ایسی صورت میں ان ممبروں کا فرض ہوگا۔ کہ وہ زیادہ تندہی سے کام کریں۔ اور یہ اعتراض اپنے آپ پر وارد نہ ہونے دیں کہ خدمت کے لئے نہیں۔ بلکہ صرف ممبری کا الاؤنس لینے کی ہوس ان کو لیڈر بنائے پر اکسا رہی ہے۔

مسئلہ جمع بین الصلوٰتین!

جمع بین الصلوٰتین کا مسئلہ بھی اہم مسائل میں سے ہے۔ اور بعض لوگ بغیر معقول عذر کے بھی نمازیں جمع کر لیتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ احباب کی واقفیت کے لئے اس مسئلہ کے متعلق کچھ ذکر کیا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان جمع بین الصلوٰتین کے متعلق یہ تھا۔ کہ "ضرورت شرعیہ کے وقت ظہر اور عصر کی نماز جمع ہو سکتی ہے۔ اور مغرب اور عشاء کی نماز جمع ہو سکتی ہے"۔ (بدر ۱۲ جنوری ۱۹۰۸ء)

اور حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کا اس بارہ میں یہ فتویٰ تھا۔ کہ "جمع بین الصلوٰتین" ہر ایسے عذر سے جو واقعی ہو۔ یعنی سچی مجبوری ہو۔ جائز ہے۔ (ترمذی میں لفظ عذر موجود ہے)۔ (بدر ۷ مئی ۱۹۰۸ء)

پھر اگست ۱۹۴۳ء میں محلہ دارالبرکات قادیان کے احباب میں اختلاف ہوا۔ بادل اور کیچڑ کی وجہ سے مغرب عشاء کی نمازیں جمع ہوئیں۔ بعض احباب نے کہا۔ کہ معمولی معمولی باتوں پر نمازیں جمع کرا لی جاتی ہیں۔ اس پر نظارت تعلیم و تربیت نے یہ معاملہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض استصواب پیش کیا حضور نے اصولی طور پر اس مسئلہ کے متعلق فرمایا "معمولی اجتماعوں میں نماز جمع نہ ہونی چاہیئے۔ نماز جمع صرف قومی اجتماعات میں ہم کرتے ہیں۔ اور اس کے بغیر جب انتظام میں تکلیف مالا یطاق ہو۔ یا سفر یا بارش ہو۔ یا سخت کیچڑ ہو اور رات کو چلنا خطرناک ہو۔"

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جمع بین الصلوٰتین کے متعلق اصولی ارشاد ہے۔ جو ہر جمع کرنے والے کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ جو یہ ہے۔

"حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ فرماتے ہیں۔ میں نے ایک دفعہ مدت ہوئی حضرت امام علیہ السلام سے جمع کی نسبت عرض کیا آپ نے فرمایا۔ کہ جمع کرنے والا اپنے نفس میں غور کر کے دیکھ لے۔ کہ آیا وہ نفس کی شرارت اور کسل کی تحریک سے جمع کرتا ہے۔ یا خدا کے لئے کرتا ہے۔ مجھے تو اسی وقت سے یہ جواب بڑا اچھا اور لذیذ معلوم ہوتا ہے۔ اور میں اسے کافی اور قاطع جواب سمجھتا ہوں۔ ...... نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ واقعی ہمارا یہی مذہب ہے۔ اور ہم عذر کی بناء پر اور نیز ان خصائص کی بناء پر جو مسیح موعودؑ سے مخصوص کئے گئے ہیں۔ جمع نماز کرتے ہیں۔ اور دوسرے لوگ جو ہمارے اس حال اور چال کو سند بنا کر خواہ مخواہ بلا ان عذروں کے جمع کریں۔ جو سنت صحیحہ سے ثابت نہیں۔ تو وہ عند اللہ ماخوذ ہوں گے (مجموعہ فتاویٰ احمدیہ صفحہ $\frac{194}{195}$)

احباب کو چاہیئے۔ کہ اس مسئلہ میں اسلام و احمدیت کی تعلیم کے مطابق اپنا عمل بنانے کی کوشش فرماویں۔

(خاکسار قمر الدین مولوی فاضل جودھامل بلڈنگ۔ لاہور)

پاکستان سول ڈیفنس ایسوسی ایشن

سول ڈیفنس اور عوام کے حوصلے بلند کرنے کے لئے پاکستان سول ڈیفنس ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ جس کے صدر ڈاکٹر اقبال شیدائی صاحب اور سیکرٹری جنرل مسٹر ایم۔ کے میر صاحب مقرر ہوئے ہیں۔ ایسوسی ایشن فرسٹ ایڈ۔ نرسنگ اور ہوائی حملوں سے بچاؤ کی ٹریننگ کا انتظام کرے گی لہذا احمدی احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے۔ کہ آئندہ حالات کے پیش نظر چونکہ ایسی ٹریننگ نہایت لازمی ہے۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

چونکہ ایسوسی ایشن کے ماتحت پنجاب کے دوسرے اضلاع میں بھی شاخیں کھولی جائیں گی۔ لہذا مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے ایسوسی ایشن کے دفتر ۳۵ مال روڈ سے خط و کتابت کریں۔

اسلام کیا حل پیش کرتا ہے؟

امراء اور غرباء اور حکام کے تعلقات اور اختیارات پر ایک اجمالی نظر

آج کل دنیا میں جو بد امنی پھیلی ہوئی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ وہ طبقاتی تفریق ہے۔ جو امراء اور غرباء میں بڑھ گئی ہوئی ہے۔ دنیا کے عقلمند لوگ اس مسئلہ کا حل تلاش کرنے میں مصروف ہیں۔ مگر جو اصول بڑی سوچ بچار کے بعد بنائے جاتے ہیں۔ ان کی مثال اس کمبل کی سی ثابت ہوتی ہے۔ جس کو اگر سر کی طرف کھینچا جائے۔ تو پاؤں ننگے رہ جاتے ہیں۔ اور اگر پاؤں ڈھانپے جائیں تو سینہ ...... ذیل میں ہم حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصنیف "احمدیت" سے ایک اقتباس درج کرتے ہیں۔ جس میں مختصراً بیان کیا گیا ہے۔ کہ اسلام اس اہم مسئلہ کا کیا حل پیش کرتا ہے۔ الفضل میں اس اقتباس کو شائع کرنے سے ہماری مراد یہی ہے۔ کہ مسلمانوں کو توجہ دلائی جائے۔ کہ ہمیں صحیح لائحہ عمل معلوم کرنے کے لئے کسی دانشمند زمانہ کے سامنے دامن دراز کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ ہمارے پاس اس مسئلہ کا بہترین حل موجود ہے۔ اور ہمارا فرض ہے۔ کہ اسے ان لوگوں تک پہنچائیں۔ جو عقل کے بھنور میں گھرے ہوئے ڈگمگا رہے ہیں (ادارہ)

یہ ایک اہم سوال ہے۔ کہ مختلف لوگوں کے حقوق کا توازن کس طرح قائم رکھا جائے؟ اور اس وقت کے تمدن کے سب سے پیچیدہ مسائل یہی ہیں۔ اس لئے میں ان سب مسائل پر ایک اجمالی نظر ڈالتا ہوں۔ تاکہ اسلام نے ان مشکلات کا جو حل تجویز کیا ہے۔ وہ آپ لوگوں کے ذہن میں آجائے۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اسلام کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ تمام دنیا خواہ زمین ہو خواہ سورج خواہ چاند خواہ ستارے یہ سب انسان کے فائدے اور نفع کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ پس یہ سب چیزیں اسلامی اصول کے ماتحت تمام بنی نوع انسان کے درمیان مشترک ہیں۔ اور سب بحیثیت مجموعی ان کے مالک ہیں۔

مگر اس اصل کے ساتھ ایک اور اصل بھی ہے جسے اسلام پیش کرتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے تاکہ یہ دیکھے کہ کون کیا عمل کرتا ہے۔ اور یہ کہ خدا تعالیٰ نے انسان کی فطرت کے اندر یہ مادہ رکھا ہے۔ کہ وہ مقابلہ کر کے دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔ بلکہ خود اسلام اس مقابلہ کی طرف رغبت دلاتا ہے۔ اور فرماتا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ اے مسلمانو! ایک دوسرے سے نیک کاموں میں مقابلہ کرو۔ اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ جب مقابلہ ہوگا۔ اور کوئی آگے نکل جائے گا اور کوئی پیچھے رہ جائے گا۔ تو لازماً کوئی زیادہ انعام لے جاوے گا۔ اور کوئی کم فائدہ حاصل کرے گا۔ اور کوئی بالکل محروم رہ جائے گا۔ پس اس فرق کو اسلام تسلیم کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ یہ فرق ہمارا ہی پیدا کیا ہوا ہے۔ اور اس پر تم کو آپس میں چڑنا نہیں چاہیئے وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ (نساء ع ۵) اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض پر جو فضیلت دی ہے۔ اس کے متعلق اپنے دل میں یہ خیال مت کرو۔ کہ ہم دوسروں سے چھین لیں۔ مطلب یہ کہ خدا تعالیٰ کے کام حکمت والے ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے بلاوجہ ایسا نہیں کیا۔ بلکہ کارخانہ عالم اسی سے چلتا ہے اور اسی طرح چل سکتا ہے۔ اگر تم اس نظام میں خلل ڈالو گے۔ یعنی وہ لوگ جو اس طرح مقابلہ میں آگے بڑھ گئے ہیں۔ ان کو ان کے انعامات سے محروم کر دو گے۔ تو یہ سب مقابلہ اور کوشش بند ہو جائے گی۔ اور ساتھ ہی دنیا کی ترقی بھی بند ہو جائے گی۔

مگر لوگوں کا حق قائم رکھ کر پھر فرماتا ہے۔ کہ اے وہ لوگو جن پر خدا تعالیٰ نے فضل کیا ہے۔ اور تم کو ترقی دی ہے تمہارا فرض ہے کہ تم ان بھائیوں کو جو پیچھے رہ گئے ہیں آگے بڑھاؤ اور ان کو اپنے ساتھ شامل کرو۔ کیونکہ تم کو خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ جس مال پر تم قابض ہو۔ اس میں درحقیقت ان غرباء کا بھی حصہ تھا۔ پس آگے نکل جانے کی وجہ سے تم کو یہ نہیں کرنا چاہیئے کہ ان غرباء کو محروم کر دو۔ بلکہ تم کو یہی خوشی اپنا انعام سمجھنا چاہیئے۔ کہ تمہارے کئی بھائی جو تمہاری ہی طرح اس دنیا کے حصہ دار ہیں۔ تمہارے ذریعے سے پرورش پا رہے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے تم کو اس درجہ پر پہنچایا ہے کہ تم بھی اسی کی طرح اس کی مخلوق کی ربوبیت کرو۔ فرماتا ہے وَاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْۤ اٰتٰىكُمْ (نور رکوع ۴) اور وہ محتاجوں کو خدا تعالیٰ کے مال سے جو اس نے تم کو دیا ہے۔ یعنی بطور امانت تمہارے پاس ہے۔ ورنہ اس میں دوسروں کا حق شامل ہے۔

ان اصول سے آپ لوگ سمجھ گئے ہوں گے کہ اسلام کے نزدیک افراد کا مقابلہ نہایت ضروری ہے۔ اور اس مقابلہ کو زندہ رکھنے کے لئے دیانتداری سے وہ لوگ جو کچھ کمائیں ان کے پاس رہنا ضروری ہے۔ ہاں چونکہ اس میں علاوہ ان کی محنت کے دوسرے لوگوں کے حقوق شامل ہیں۔ کیونکہ سب بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے زمین اور اس کے اندر کی چیزیں پیدا کی گئی ہیں۔ اس لئے چاہیئے۔ کہ وہ لوگ کچھ رقم بطور حق ملکیت باقی حصہ داروں کو ادا کر دیں۔

مگر جب اسلام یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ اس مقابلہ کا جاری رکھنا دنیا کی ترقیات کے لئے ضروری ہے۔ تو ساتھ ہی ایک اور اہم سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس صورت میں تو پھر مقابلہ کے راستوں کا سب بنی نوع انسان کے لئے کھلا رکھنا بھی نہایت ضروری ہے۔ اور اس امر کی بھی ضرورت ہے کہ جو امور ایسے ہوں۔ کہ ان کے سبب سے عام مقابلہ بند ہو کر چند محدود لوگوں میں مقابلہ آجائے اور باقی سب لوگ مقابلہ سے خارج کئے جا کر صرف تماشا دیکھنے والے بن جائیں۔ ان کی اصلاح کی جائے۔ اسلام اس سوال کی اہمیت تسلیم کرتا ہے۔ اور اس کا جواب اثبات میں دیتا ہے۔ اور مندرجہ ذیل طریق تجویز کرتا ہے جس سے (۱) مقابلہ بھی جاری رہتا ہے (۲) جو لوگ ترقی کریں۔ اور خاص محنت کریں۔ ان کو ان کی محنت اور کوشش کا پھل بھی مل جاتا ہے۔ اور افراد کی ملکیت قائم رہتی ہے (۳) جس قدر حصہ ان آگے نکل جانے والوں کی ترقی میں باقی لوگوں کی مملوکہ اشیاء یا ان کی محنتوں کا تھا۔ وہ بھی لوگوں کو دلایا جاتا ہے (۴) تمام بنی نوع انسان کے لئے ترقی کا دروازہ کھلا رہتا ہے۔ کسی خاص قوم یا خاص خاندانوں میں محدود نہیں رہتا۔ بلکہ ادنیٰ سے ادنیٰ آدمی کے لئے بھی اعلیٰ سے اعلیٰ ترقی حاصل کرنے کا موقع موجود رہتا ہے اور کسی جماعت کو نسلاً بعد نسلٍ دوسرے لوگوں پر حکومت حاصل نہیں ہوتی۔ (۵) تمام بنی نوع انسان کی ضروریات بھی بلا تکلف پوری ہوتی رہتی ہیں۔ وہ طریق یہ ہیں:۔

اوّل۔ اسلام اس امر کا مدعی ہے۔ کہ جس قدر اشیاء دنیا میں موجود ہیں ان میں سب بنی نوع انسان شریک ہیں۔ اور اس وجہ سے دنیا میں حقیقی ملکیت کوئی نہیں۔ زید کے پاس جو کچھ ہے۔ وہ اس کی ملکیت ان معنوں میں نہیں۔ کہ دوسروں کا اس میں بالکل حصہ ہی کوئی نہیں۔ بلکہ اس کی ملکیت وہ اس وجہ سے کہلاتا ہے۔ کہ اس میں اس کا حصہ دوسروں کی نسبت زیادہ ہو گیا ہے۔ کیونکہ اس نے محنت کر کے اس کو حاصل کیا ہے۔ ورنہ اس میں اور لوگوں کے حصے بھی شامل ہیں چنانچہ اسلام امراء کے مال میں غرباء کا حق قرار دیتا ہے۔ فرماتا ہے فِيْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ (ذاریات رکوع ۱) امراء کے مال میں ان کا جو بول سکتے ہیں۔ یعنی انسانوں کا بلکہ ان حیوانوں کا بھی جو نہیں بول سکتے بطور حق کے حصہ ہے۔

اسی طرح فرماتا ہے۔ قریبیوں کو اور مسکینوں کو اور مسافروں کو ان کے حق دو۔ (روم رکوع ۴) پس وہ حکم دیتا ہے۔ کہ روپیہ کو بند رکھنا درست نہیں کیونکہ اس طرح لوگ اپنے حق سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اور وہ مجبور کرتا ہے۔ کہ لوگ روپیہ کو یا خرچ کریں یا کام پر لگائیں کیونکہ دونوں صورتوں میں لوگ اس روپیہ سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے۔ اگر وہ خرچ کرے گا۔ تو بھی روپیہ چکر کھانے لگے گا۔ اور لوگوں کو فائدہ ہوگا۔ اور اگر کسی کام پر لگائے گا۔ تو بھی کچھ لوگ بطور ملازمت کے فائدہ اٹھائیں گے۔ کچھ وہ لوگ جن سے لین دین ہوگا۔ فائدہ اٹھائیں گے۔ اگر کوئی شخص ایسا نہ کرے تو اس کے حق میں فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۗ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا (سورہ نساء رکوع ۶) اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا متکبروں اور اترانے والے لوگوں کو جو روپیہ بند کر کے رکھ چھوڑتے ہیں اور ان کو ایسا نہیں چاہیئے۔ اگر یہ اس نصیحت کو قبول نہیں کریں گے تو ان کو رسوا کرنے والا عذاب آئے گا۔ یعنی اگر وہ اس طرح اپنے اموال کو چھپاتے اور جمع کرتے چلے جائیں گے۔ ان کی قوم ذلیل ہو جائے گی۔ اور وہ بھی ساتھ ہی ذلیل ہوں گے۔

باقی دیکھو صفحہ ۵

اب دوسری صورت جو اموال کے خرچ کرنے کی ہے اسمیں نقص ہو سکتا تھا۔ کہ لوگ اپنی جانوں پر سب روپیہ خرچ کر دیں۔ اور اسراف سے کام لیں اس کا علاج اسلام نے یہ کیا ہے۔ کہ ہر قسم کی عیاشیوں کو روک دیا ہے۔ اسلام کھانے میں اسراف کو پہننے میں اسراف کو۔ مکان بنانے میں اسراف کو غرضیکہ ہر چیز میں اسراف کو منع کرتا ہے۔ اس وجہ سے ایک مسلمان جو اسلام کے احکام پر عمل کرتا ہے۔ اپنی ذات پر اس قدر روپیہ خرچ ہی نہیں کر سکتا۔ کہ جس سے دوسرے لوگوں کے حقوق تلف ہو جائیں لیکن چونکہ ہو سکتا تھا۔ کہ بعض لوگ باوجود اسلام کے اس حکم کے کہ روپیہ جمع نہ کیا کریں بلکہ اس کو خرچ کریں۔ یا کام میں لگائیں۔ روپیہ جمع کرتے رہیں۔ اور چونکہ خالی اس حکم سے لوگوں کے وُہ حقوق جو تمام اموال میں اسلام تسلیم کرتا ہے۔ پُوری طرح نہیں ادا ہو سکتے تھے۔ اس لئے اسلام نے حکم دیا ہے کہ جس قدر جائداد کسی انسان کے پاس سونے چاندی کے سکّے یا اموال تجارت کی قسم سے ہو۔ اور اس پر ایک سال گزر چکا ہو۔ اس میں حکومت اس سے ۲½ فیصدی ٹیکس سالانہ لیا کرے۔ جو ملک کے غرباء اور محتاجوں پر خرچ کیا جائے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو الفاظ اس صدقہ کی غرض کے متعلق استعمال فرمائے ہیں۔ ان میں آپؐ صاف طور پر ظاہر فرماتے ہیں۔ کہ یہ مال اس غرض سے امراء سے لیا جاتا ہے۔ کہ ان کے اموال میں غرباء کا حصّہ شامل تھا۔ آپؐ فرماتے ہیں۔

ان اللہ افترض علیھم صدقۃ تؤخذ من اغنیاۓھم وترد علی فقراۓھم (عن ابن عباس متفق علیہ) اللہ تعالےٰ نے لوگوں پر زکوٰۃ فرض کی ہے۔ جو اُن کے مالداروں سے لیجائیگی۔ اور ان کے غرباء کی طرف لوٹائی جائیگی "لوٹائی جائیگی" کے الفاظ صاف طور پر ظاہر کرتے ہیں۔ کہ اس ٹیکس کو غرباء کا حق سمجھا گیا ہے۔ اور یہ قرار دیا گیا ہے۔ کہ امراء کی دولت میں غرباء کے حقوق اور ان کی محنت بھی شامل ہے۔ مگر چونکہ ان کے حقوق کا معین اندازہ مشکل تھا۔ اس لئے ایک قاعدہ مقرر کر دیا۔ کہ جس کے مطابق ان سے زکوٰۃ لے لی جایا کرے۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ ٹیکس جسے زکوٰۃ کہتے ہیں۔ آمدن پر نہیں ہے۔ بلکہ سرمایہ اور نفع سب کو ملا کر اس پر لگایا جاتا ہے۔ اور اس طرح ۲½ فیصدی درحقیقت بعض دفعہ نفع کا پچاس فیصدی بن جاتا ہے۔ اس حکم کی موجودگی میں کوئی شخص مال کو بے وجہ جمع نہیں رکھ سکتا۔ کیونکہ اس صورت میں اس کا مال تھوڑے ہی عرصہ میں ٹیکس کی ادائیگی میں ہی خرچ ہو جائیگا۔

قرآن کریم میں بھی اس امر کا اشارہ پایا جاتا ہے کہ زکوٰۃ کی غرض درحقیقت امراء کے مالوں کو پاک کرنا ہے۔ یعنی ان کے مالوں میں جو ملک کے دوسرے لوگوں کی محنت اور ان کے حقوق کا ایک حصّہ شامل ہو گیا ہے۔ اس کو ادا کر کے خالص حق علیحدہ کر دینے کے لئے یہ ٹیکس لگایا جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا۔ (توبہ ع ۱۳) لوگوں کے مالوں سے صدقہ لے۔ اور اس طرح ان کو پاک کر۔ یعنی ان کے مال اس ذریعہ سے ہر قسم کی ملونی سے پاک ہو جائینگے۔ اور دوسروں کے حق ان سے الگ ہو جائینگے۔ پھر فرماتا ہے۔ کہ یہ مال جو امراء سے وصول کئے جائیں ان سے غرباء کو ترقی کی طرف لیجایا جائے۔

زکوٰۃ کے حکم سے اسلام نے ان تمام حقوق کو ادا کر دیا ہے۔ جو امراء کے مال میں غرباء کی طرف سے شامل تھے۔ اور اس طرح سرمایہ اور مزدوری میں صلح کرا دی ہے۔ کیونکہ علاوہ مناسب مزدوری کے جو کارکن حاصل کرتے ہیں۔ اسلام ان کے غریب بھائیوں کی خاطر امراء سے ۲½ فیصدی ٹیکس کل جائداد پر وصول کرتا ہے۔

گو اس ٹیکس کی وصولی سے مالی پہلو تو حل ہو جاتا ہے مگر یہ سوال رہ جاتا ہے۔ کہ امراء نے غرباء یا درمیانی درجہ کے لوگوں کے لئے ترقی کا کوئی راستہ کھلا چھوڑا ہی نہیں پھر وُہ ترقی کس طرح کریں! اس سوال کا جواب اسلام یہ دیتا ہے۔ کہ تمام بنی نوع انسان کا حق ہے۔ کہ ان کیلئے ترقی کا راستہ کھلا رکھا جائے۔ وُہ اس امر کو ناپسند کرتا ہے۔ کہ کوئی شخص دوسروں کا راستہ روک کر کھڑا ہو جائے۔ ایک دوڑ جو کئی آدمیوں میں ہو رہی ہو۔ اس میں ہر ایک شخص یکساں ہمدردی کے ساتھ ہر اک دوڑنے والے کو دیکھے مگر اس کے ساتھ کسی ہمدردی نہیں ہو سکتی۔ جو آگے ہو کر اس طرح کھڑا ہو جاتا ہے۔ کہ کوئی دوسرا آگے نہ بڑھ سکے۔ اگر اسکو جائز رکھا جائے۔ تو مقابلہ وہیں بند ہو جائے گا۔ اور چند لوگ جو پہلے آگے نکل چکے ہیں۔ سب ترقیات اپنے ہی ہاتھ میں رکھیں گے۔ اور کسی دوسرے کو حصہ نہ دینگے۔ اسلام اسکی ہرگز اجازت نہیں دیتا اور اس نے اس نقص کی جڑ کو کاٹ کر ترقی کا راستہ سب کے لئے کھول دیا ہے۔

اگر غور کیا جائے۔ تو اس نقص کے باعث کہ بعض ملکوں میں چند گھرانوں میں تمام ترقیات محدود ہو گئی ہیں۔ تین ہیں:۔

(۱) جائداد کا تقسیم نہ ہونا بلکہ صرف بڑے لڑکے کے قبضہ میں رہنا۔ اور مال کے متعلق باپ کو اختیار ہونا۔ کہ جس قدر چاہے جسکو چاہے دیدے۔

(۲) سُود کی اجازت جس کی وجہ سے ایک ہی شخص یا چند افراد بغیر محنت کے جس قدر چاہیں۔ اپنے کام کو وسعت دے سکتے ہیں۔

(۳) منافع کی زیادتی

اِن تین نقائص کی وجہ سے بہت سے ممالک میں لوگوں کے لئے ترقیات کے رَاستے بالکل محدود ہو گئے ہیں۔ جائدادیں چند لوگوں کے قبضہ میں ہیں۔ اور اس وجہ سے غرباء کیلئے جائدادیں پیدا کرنے کا موقع نہیں۔ سُود کی وجہ سے جو لوگ پہلے ہی اپنی ساکھ بٹھا چکے ہیں۔ وُہ جس قدر چاہیں روپیہ لے سکتے ہیں۔ چھوٹے سرمایہ داروں کو ان کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں۔ منافع کی زیادتی کی وجہ سے دولت ایک آبشار کی طرح چند لوگوں کے گھروں میں جمع ہو رہی ہے۔

اسلام نے ان نقائص کے مٹانے کے لئے تین ہی علاج کئے ہیں۔ اوّل ورثہ کے تقسیم کئے جانے کا حکم دیا ہے۔ کسی شخص کا اختیار نہیں ہے کہ اپنی جائداد کسی شخص کو دے جاوے۔ تاکہ ایک طبقہ کے پاس دولت محفوظ رہے اسلام حکم دیتا ہے کہ مطابق شریعت تمام اولاد ماں۔ باپ بیوی۔ یا خاوند یا بھائیوں بہنوں میں ہر مرنے والے کی جائداد تقسیم ہو جانی چاہیئے اس تقسیم کے بدلنے کا کسی کو اختیار نہیں۔ اس حکم کی وجہ سے ایک اسلامی شریعت پر چلنے والے ملک میں ایک شخص جو بڑی ترقی کر جاتا ہے۔ اسکی اولاد محض اس کی ترقی کے سہارے پر نہیں بیٹھ سکے گی بلکہ اسکی جائداد چونکہ چھ سات جگہ تقسیم ہو جائیگی مکان بھی اور زمینیں تقسیم ہوتی چلی جائینگی۔ دو تین نسلوں میں وُہ اتنے چھوٹے چھوٹے حصّوں میں تقسیم ہو جائینگی۔ کہ ایک معمولی مزدور بھی ان میں سے ایک حصہ خریدنے پر قادر ہو سکے گا۔ اور اپنی آئندہ ترقی کی بُنیاد اس پر رکھ سکیگا۔ غرض تقسیم جائداد کے سبب سے کوئی نسلی دیوار نہیں کھڑی ہو سکیگی۔

دوسری روک غرباء کے راستہ میں سُود ہے سُود کے ذریعہ سے وُہ تاجر جو پہلے سے ساکھ بٹھا چکے ہیں۔ جس قدر روپیہ کی ان کو ضرورت ہو آسانی سے بنکوں سے لے سکتے ہیں۔ اگر ان کو اس طرح روپیہ نہ ملسکتا۔ تو وُہ یا تو دوسرے لوگوں کو اپنی تجارت میں شامل کرنے پر مجبور ہوتے یا اپنی تجارت کو اس پیمانے پر نہ بڑھا سکتے۔ کہ بعد میں آنے والے لوگوں کے لئے روک بن سکیں۔ اور ٹرسٹس اور ایسوسی ایشنز قائم کر کے دوسرے لوگوں کے لئے ترقی کا دروازہ بالکل روک دیں نتیجہ یہ ہوتا۔ کہ مال ملک میں مناسب تناسب سے تقسیم رہتا۔ اور خاص خاص لوگوں کے پاس حد سے زیادہ مال جمع نہ ہو سکتا۔ جو مُلک کی اخلاقی ترقی کے لئے مہلک اور غرباء اور درمیانی طبقہ کے لوگوں کے لئے تباہی کا موجب ہوتا ہے۔

تیسری صورت جو نفع کی زیادتی کی تھی اس کا اسلام نے ایک تو اس ٹیکس کے ذریعہ سے انتظام کیا ہے۔ جو غرباء کی خاطر امراء سے لیا جاتا ہے۔ اس ٹیکس کے ذریعہ سے اتنی رقم امراء سے لیجاتی ہے کہ انکے پاس اس قدر روپیہ اکٹھا ہی نہیں ہو سکتا کہ وُہ اس کے زور سے ملک کا سارا روپیہ جمع کرنیکی کوشش کریں۔ کیونکہ جس قدر روپیہ ان کے پاس ہوگا اسمیں سے ہر سال ان کو غریبوں کا ٹیکس ادا کرنا ہوگا دوسرے شریعت نے یہ انتظام کیا ہے۔ کہ غرباء میں سے ہوشیار اور ترقی کرنے والے لوگوں کو اس ٹیکس میں سے اس قدر سرمایہ دیا جائے۔ کہ وُہ اپنا کام چلا سکیں۔ اس ذریعہ سے نئے نئے لوگوں کو ترقی کرنے کا موقع ملے گا۔ اور کسی کو شکایت کا موقع نہیں رہے گا۔

تیسرے اسلام نے اُن ترکیبوں سے منع کر دیا ہے۔ جس کے ذریعہ سے لوگ ناجائز تجارتی مال کو اس لئے روک رکھتے ہیں کہ تا اس کی قیمت بڑھ جائے اور وُہ زیادہ قیمت پر فروخت ہو۔ پس اس اصل کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ ٹرسٹس کی قسم کے تمام ذرائع جن سے نفع کو زیادہ کیا جاتا ہے اسلامی تعلیم کے مطابق ناجائز ہوں گے اور حکومت ان کی اجازت نہ دے گی۔

اب ایک سوال یہ رہ جاتا ہے۔ کہ اگر سُود بند کیا جائیگا۔ تو تمام تجارتیں تباہ ہو جائینگی۔ مگر یہ امر دُرست نہیں۔ سُود سے کبھی تجارتیں تباہ نہ ہونگی اب بھی سُود کی وجہ سے تجارتیں نہیں چل رہیں۔ بلکہ اس وجہ سے سُود کا تعلق تجارت کے ساتھ ہے کہ مغربی ممالک نے اس طریق کو نشوونما دیا ہے اگر وُہ اپنی تجارتوں کی بُنیاد شروع سے سُود پر نہ رکھتے۔ تو نہ آج یہ بدامنی کی صورت نظر آتی۔ اور نہ تجارتوں سے سود کا کوئی تعلق ہوتا۔ آج سے چند سو سال پہلے مسلمانوں نے ساری دُنیا سے تجارت کی تھی۔ اور اپنے زمانہ کے لحاظ سے کامیاب تجارت کی ہے۔ مگر وُہ سُود بالکل نہیں لیتے تھے۔ اور ملک کے اکثر حصّہ کو اِن تجارتوں سے فائدہ پہنچتا تھا۔

پس سُود کی وجہ سے تجارتیں نہیں چل رہیں۔ بلکہ سُود پر چونکہ ان کی بنیاد رکھی گئی ہے اسلئے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وُہ سُود پر چل رہی ہیں بیشک شروع میں دقتیں ہونگی لیکن جس طرح سُود پر بُنیاد رکھی گئی ہے۔ اسی طرح اس عمارت کو آہستگی سے ہٹایا بھی جا سکتا ہے۔

سُود اس زمانہ کی وُہ جونک ہے۔ جو انسانیت کا خُون چوس رہی ہے غرباء اور درمیانی درجہ کے لوگ بلکہ امراء بھی اس ظلم کا شکار ہو رہے ہیں۔ مگر بہت سے لوگ اس چیتے کی طرح جس کی نسبت کہا جاتا ہے۔ کہ وُہ اپنی زبان پتھر پر رگڑ رگڑ کر کھا گیا تھا۔ ایک جھوٹی لذت محسوس کر رہے ہیں جسکے سبب سے وُہ اس کو چھوڑنا پسند نہیں کرتے۔ اور اگر چھوڑنا چاہتے ہیں۔ تو سوسائٹی کا بہاؤ ان کو الگ ہونے نہیں دیتا۔ اس کے دو خطرناک اثر ملکوں کے امن کیخلاف

پڑ رہے ہیں۔ ایک اس کے ذریعہ سے دولت محدود ہاتھوں میں جمع ہو رہی ہے۔ دوسرے اس کی وجہ سے جنگیں آسان ہو گئی ہیں۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ دنیا کا کوئی انسان بھی اس جنگ عظیم کی جو پچھلے دنوں ہوئی ہے۔ جرأت کر سکتا تھا۔ اگر سود کا دروازہ اس کے لئے کھلا نہ ہوتا۔ جس قدر روپیہ اس جنگ پر خرچ ہوا ہے۔ مختلف ممالک اس روپے کے خرچ کرنے کیلئے کبھی تیار نہ ہوتے اگر اُس کا بوجھ براہِ راست ملک کی آبادی پر پڑ جاتا۔ اس قدر عرصہ تک جنگ محض سود کی وجہ سے جاری رہی۔ ورنہ بہت سی سلطنتیں تھیں۔ جو اس عرصہ سے بہت پیشتر جس میں پچھلی جنگ جاری رہی جنگ کو چھوڑ بیٹھتیں کیونکہ ان کے خزانے ختم ہو جاتے۔ اور ان کے ملک میں بغاوت کی ایک عام لہر پیدا ہو جاتی۔ یہ سود ہی تھا جس کی وجہ سے اُس وقت تک لوگوں کو بوجھ محسوس نہیں ہوا۔ لیکن اب کمریں اس کے بوجھ کے نیچے جھکی جا رہی ہیں۔ اور غالباً کئی نسلیں اس قرضہ کے اُتارنے میں مشغول چلی جائینگی۔ اگر سود نہ لیا جاتا۔ تو جنگ کا نتیجہ وہی ہوتا جو اب ہوا ہے۔ یعنی وہی اقوام جیت جاتیں جو اب جیتی ہیں۔ مگر فرانس اس قدر تباہ نہ ہوتا۔ جرمنی اس طرح برباد نہ ہوتی۔ آسٹریا اس طرح ہلاک نہ ہوتا۔ انگلستان پر یہ بار نہ پڑتا۔ اول تو جنگ چھڑنے ہی کی حکومتوں کی جرأت نہ ہوتی۔ اور اگر جنگ چھڑ بھی جاتی۔ تو ایک سال کے اندر جوش مدھم ہو کر کبھی کی صلح ہو چکی ہوتی۔ اور آج دنیا شاہراہ ترقی پر چل رہی ہوتی۔ حکومتیں آجکل آلات جنگ کے کم کرنے پر زور دے رہی ہیں یہ بھی ایک اچھی بات ہے۔ مگر آلات تو ارادے کے ساتھ فوراً ہی بن جاتے ہیں جس چیز کے توڑنے کی ضرورت ہے وہ سود ہے قرآن کریم کہتا ہے۔ کہ سود جنگ کے پیدا کرنے کا موجب ہے۔ اور آج ہم اپنی آنکھوں سے یہ نظارہ دیکھ رہے ہیں۔

پس جنگیں خواہ اندرونی ہوں خواہ بیرونی تبھی بند ہونگی۔ اور ملکوں میں امن تبھی قائم ہوگا جب سود کے رواج کو تمدن کے دائرہ سے باہر نکال دیا جائیگا۔ بینک تب دودھ کی نہریں چلیں گی۔ اور امیر غریب پر ظلم نہیں کر سکے گا۔ اور بادشاہتیں بادشاہتوں پر چڑھائی کرنے سے ڈرینگی۔ اور تبھی جنگ کی طرف مائل ہونگی جب انہیں یقین ہوگا۔ کہ ان کے ملک کی عزت خطرہ میں ہے۔ اور یہ کہ لوگ اس کے بچانے کے لئے ہر اک قربانی کے لئے تیار ہیں۔ حاکم اپنا دل خوش کرنے کے لئے کبھی جنگ نہیں کر سکیں گے۔

ایک نقص اور ہے۔ جس کی وجہ سے بعض لوگوں کے ہاتھ میں مال زیادہ جمع ہو جاتا ہے۔ اور وہ کانوں کی دریافت ہے۔ اس کا علاج اسلام نے یہ کیا ہے کہ کانوں میں سے پانچواں حصہ گورنمنٹ کا مقرر کیا ہے۔ اور جو مال کانوں کے مالک جمع کریں۔ اور اس پر سال گزر جائے اس پر زکوٰۃ الگ ہے۔ گویا اس طرح حکومت کانوں میں حصہ دار ہو جاتی ہے۔ اور غرباء کے لئے ایک کافی رقم مل جاتی ہے۔ جس سے ان کے حقوق ادا کئے جا سکتے ہیں۔ اگر کوئی شخص جس کی زمین میں سے کان نکلی ہو۔ اس سے فائدہ اُٹھانے کی توفیق نہ رکھے۔ تو چونکہ گورنمنٹ کا بھی اس میں حصہ ہے۔ گورنمنٹ مناسب معاوضہ دے کر اُسے خرید سکتی ہے۔ یا اور کسی کے پاس اس کے حصہ کو فروخت کرنے کی اجازت دے سکتی ہے۔ اس طرح کانوں کی وجہ سے جو نظام تمدن میں نقص ہے۔ وہ بھی دور ہو جاتا ہے۔

گمشدہ کی تلاش

چوہدری محمد یامین صاحب ندیم سابق امیر جماعت احمدیہ جالندھر شہر۔ جہاں ہوں۔ اپنے ایڈریس سے مطلع کریں۔ اگر کسی اور دوست کو اُن کا علم ہو تو وہ مطلع کریں۔ (نور محمد بی۔ اے۔ بی۔ ٹی گورنمنٹ ہائی سکول مظفر گڑھ)

پتہ مطلوب ہے

شیخ نور الٰہی صاحب سابق کلرک ہوم ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا نیو دہلی۔ اپنے موجودہ پتہ ڈاک سے فوراً ناظر امور عامہ جودھامل بلڈنگ لاہور کو اطلاع دیں۔ انکو ایک ضروری چٹھی بھجوانی ہے اگر کسی دوست کو انکے موجودہ پتہ کا علم ہو۔ وہ فوراً مندرجہ بالا پتہ پر اطلاع کر دیں اشد ضروری ہے۔

(ناظر امور عامہ جودھامل بلڈنگ لاہور)

وہی دلکش مناظر قادیاں کے یاد آتے ہیں

از راجہ فضل احمد حال وارد شیخوپور

وہی دلکش مناظر قادیاں کے یاد آتے ہیں
وہ جلوے دلنشیں دار الاماں کے یاد آتے ہیں
کہ جن سجدوں کی خواہش تھی کلیم طور موسیٰ کو
وہ سجدے اُس پیارے آستاں کے یاد آتے ہیں
زمینِ قادیاں پہ مظہرِ نورِ خدا ہیں جو
نشاں اُس مہدیٔ آخر زماں کے یاد آتے ہیں
پلائی تھی کچھ ایسی کہ نہ بھولا ہوں نہ بھولونگا
کرم رہ رہ کے اُس پیرِ مغاں کے یاد آتے ہیں
کیا تھا تذکرہ "جن کا مسیح وقت سے اُس نے"
وہ وعدے خالقِ کون و مکاں کے یاد آتے ہیں

---

۱۶ جنوری ۱۹۴۸ء کا خطبہ جمعہ

آج سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک نہایت بصیرت افروز اور ایمان بڑھانے والا خطبہ پڑھا۔ جس میں پاکستان کی جماعتوں کو تحریک جدید کے مالی جہاد میں نمایاں اور غیر معمولی اضافہ کر کے حصہ لینے کا ارشاد فرمایا۔ خطبہ سننے کے معاً بعد مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر لاہور جو -/۶۰۰ کا اپنا وعدہ اضافہ کے ساتھ ابتدائے تحریک میں دے چکے تھے۔ اُنہوں نے حضور کا خطبہ سنکر -/۵۰۰ روپیہ کا اور اضافہ فرمایا جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ خطبہ اخبار میں عنقریب انشاء اللہ تعالےٰ شائع ہوگا۔ اور دفتر وکیل المال کوشش کریگا۔ کہ خطبہ جلد سے جلد علیحدہ چھاپ کر جماعتوں اور افراد میں بھجوائے۔ پاکستان کی جماعتیں خصوصیت سے اپنے وعدوں میں نمایاں اور غیر معمولی اضافہ کر کے رضاء الٰہی حاصل کریں۔ (وکیل المال)

جبتک عمل نہ ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مشاورت ۱۹۳۶ء کے موقع پر جماعت کو مخاطب فرماتے ہوئے فرمایا:-

"میرے نزدیک اگر ہماری جماعت اس اہمیت کو سمجھ لیتی۔ کہ اسلام کیا ہے۔ اور احمدیت کی غرض کیا ہے۔ تو پھر ضروری تھا۔ کہ ایک بات جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مُنہ سے نکلی یا آپ کے بعد آپ کے خلفاء کے مُنہ سے نکلی۔ اس کو وہی عظمت دیتی۔ جس کی وہ مستحق ہے۔ مگر بہت سے افراد ایسے ہیں۔ جو ہمارے خطبات اور لیکچروں کو اور تقریروں کو مزے لے لے کر سنتے اور پڑھتے ہیں۔ وہ بھی ہیں۔ جو ان سے متاثر بھی ہو جاتے ہیں۔ اور وہ بھی ہیں۔ جو تعریفیں کرنے لگ جاتے ہیں۔ مگر عمل کرنے کے وقت ان سے ایسے گزر جاتے ہیں۔ جیسے بطخ سردی کے موسم میں نہاتے وقت گردن سے پانی پیچھے گرا دیتے ہیں۔ اور خود آگے نکل جاتے ہیں۔ مگر ایسی بات کا کیا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ جب تک لوگ ہماری ہدایتیں نہ سمجھیں اور ان پر عمل نہ کریں۔ اس وقت تک ان کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے.........."

حضور ایدہ اللہ الودود کے اس خطاب کو بارہ سال ہونے کو آئے۔ جماعت کے ایک حصہ نے خوب قربانی کی۔ اور ہر مالی مطالبہ پر پہلے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ لیکن وہ دن آسائش کے تھے۔ اور اصل امتحان کا وقت اب ہے۔ اس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"اس مصیبت کے وقت میں زیادہ کماؤ۔ کم خرچ کرو۔ زیادہ سے زیادہ چندہ دو۔ اب کم سے کم چندہ پچاس فیصدی آمد ہونی چاہیئے۔ اس سے زیادہ جتنی خدا تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔"

یعنی جس شخص کی آمد سو روپیہ ہو۔ اس کو چاہیئے۔ کہ سلسلہ کی ضروریات کیلئے کم از کم پچاس روپے سلسلہ کو دے۔

احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ اپنے مقامی عہدیداران مال سے مل کر اپنے نام اور ماہوار وعدہ کا اندراج اس فارم میں کروا دیں۔ جو اس غرض سے ان کے پاس مرکز سے جا چکا ہے۔

(نظارت المال)

گمشدہ لڑکے

میرے دو بھتیجے رفیق احمد و عارف علی ولد دین محمد مرحوم ساکن ہنڈی۔ متصل فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور سکھوں کے حملہ کے وقت سے گم ہیں۔ رفیق احمد کی عمر ۱۲ سال ہے۔ اور ایک ہاتھ کا انگوٹھا ٹوکے سے کٹا ہوا ہے۔ عارف علی کی عمر ۶ سال ہے اور ایک آنکھ میں پھولا ہے۔ سُنا ہے۔ کہ یہ دونوں لڑکے ضلع سیالکوٹ میں ہنڈی کے آدمیوں کے ساتھ یا وڈالہ (ضلع امرتسر) کے ساتھ دیکھے گئے ہیں۔ جس آدمی کو ان کا علم ہو۔ بالمہربانی کر کے وہ مندرجہ ذیل پتوں پر پہنچا دیں یا مطلع فرما دیں:-

(۱) چوہدری فقیر اللہ صاحب انسپکٹر ٹیکس مانگٹ ہل ضلع شیخوپورہ (۲) چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب اوورسیئر نہر کینال کالونی خوشاب ضلع سرگودھا۔ (۳) چوہدری رحمت علی صاحب سدھوال ضلع و تحصیل لائل پور۔ (فضل احمد ڈپٹی مینجر محمد آباد اسٹیٹ حال سب جیل میرپور خاص سندھ)

(۲) میرا لڑکا محمد یوسف ساکن ننگل باغباناں متصل قادیان مجھ سے قافلہ سے کہیں بچھڑ گیا ہے۔ اور اُس کا ابھی تک علم نہیں کہ کہاں ہے۔ محمد یوسف جہاں کہیں ہو۔ یا کسی اور دوست کو اُسکے متعلق علم ہو تو مجھے مطلع کریں۔ مشکور ہونگا۔ اسکو سب یاد کرتے ہیں۔ (فضل الدین ہرکارہ معرفت عبد المومن خان برانچ پوسٹ ماسٹر محمود آباد اسٹیٹ براستہ کنری ضلع تھرپارکر سندھ)

مغربی بنگال اسمبلی میں سیکیورٹی بل پاس ہو گیا

کلکتہ ۱۶ جنوری کل مغربی بنگال اسمبلی میں سیکیورٹی بل پاس ہو گیا۔ ۷۴ ارکان اس کے حق میں اور بارہ مخالفت میں تھیں۔ مسلم لیگ اور کمیونسٹ ممبران نے اس کی مخالفت کی اور دو یورپین ممبروں نے اس کے حق میں ووٹ دئے۔ بل کی دوسری قرأت کے بعد اسمبلی کے موجودہ سیشن کے اختتام کا اعلان کر دیا گیا۔ (اپ)

مغربی بنگال کی موجودہ وزارت مستعفی ہو گئی!!!

کلکتہ ۱۶ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ کل ڈاکٹر پی۔ سی گھوش وزیر اعظم مغربی بنگال اپنے عہدے سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ دوسرے وزراء نے بھی اپنا استعفیٰ پیش کر دیا ہے۔ کانگریس اسمبلی پارٹی نے ڈاکٹر بی۔ سی رائے کو ان کی جگہ اپنا لیڈر منتخب کر لیا ہے۔ مسٹر رائے آجکل دہلی گئے ہوئے ہیں۔ پیر کے روز دہلی سے واپس آنے پر امید ہے وہ نئی وزارت بنائیں گے۔ (اپ)

بقیہ صفحہ اول

(۴) جوناگڑھ مانا ودر اور کاٹھیاواڑ کی دوسری ریاستوں پر یونین نے غیر قانونی طور پر اپنی مسلح فوجوں کے ذریعے قبضہ کیا۔ حالانکہ یہ سب ریاستیں جائز طریق پر پاکستان میں شامل ہو چکی تھیں۔ اور پاکستانی علاقے کا ایک حصہ قرار دے دی گئی تھیں۔

(۵) کشمیر اور جموں کا انڈین یونین کے ساتھ الحاق طاقت کے بل پر اور دھوکے کے ذریعے عمل میں لایا گیا وہاں کے مسلمان باشندوں پر مہاراجہ کی فوجوں انڈین یونین کے سپاہیوں اور غیر مسلم عوام نے بے پناہ مظالم توڑے یہاں تک کہ ان کے خون سے بے دریغ ہولی کھیلی گئی۔

(۶) پاکستانی علاقے پر متعدد بار حملے کئے گئے اور ان حملوں میں مسلح جتھوں اور مہاراجہ کی فوجوں کے علاوہ خود انڈین یونین کے سپاہیوں اور فوجی طیاروں نے حصہ لیا۔

(۷) پاکستان اور ہندوستان کی تقسیم کے نتیجے میں جو معاہدات کئے گئے۔ ان پر عمل کرنے سے قطعی انکار کر دیا گیا۔ چنانچہ زر نقد اور ملٹری سٹورز میں سے پاکستانی حصے کی ادائیگی کو عمداً روکا گیا۔

(۸) انڈین یونین کی طرف سے ریزرو بنک پر دباؤ ڈالا گیا۔ جس کے نتیجے میں اس نے لینے ان فرائض کی ادائیگی سے انکار کر دیا کہ جو پاکستان حکومت کا بنکر ہونے کی حیثیت سے اس پر لازم آتی تھی۔

(۹) اور اب انڈیا پاکستان پر کھلم کھلا حملہ کرنے کی دھمکی دے رہا ہے۔

(۱۰) ان تمام جارحانہ اقدامات اور کارروائیوں سے انڈین یونین کا مقصد وحید یہی ہے کہ وہ پاکستان کو تباہ و برباد کرنا چاہتی ہے۔

ان تحریری شکایات کے بعد اقوام عالم کی امن کونسل سے اپیل کی گئی ہے کہ انڈین یونین کو حکماً اس قسم کے جارحانہ اقدامات سے روکا جائے۔ نیز اسے ہدایت کی جائے کہ وہ ان تمام معاہدات کو جو دونوں کے درمیان ہو چکے ہیں پورا کرے۔ اسی طرح انڈین یونین کو یہ بھی ہدایت کی جائے کہ وہ پاکستان کے خلاف ریزرو بنک پر ناجائز اثر اور دباؤ ڈالنے سے باز آجائے۔

پاکستان حکومت نے امن کونسل سے یہ بھی درخواست کی ہے کہ انڈین یونین کے مختلف علاقوں میں مسلمانوں کے قتل عام کے بارے میں چھان بین کے لئے تحقیقاتی کمیشن بٹھایا جائے جو ان والیان ریاست۔ افسران اور دوسرے لوگوں کی فہرست مرتب کرے کہ جنہوں نے مسلمانوں کی ہستی کو ختم کرنے کی اس مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ تا انہیں ان انسانیت سوز مظالم کی سزا دینے کے لئے کسی بین الاقوامی عدالت کے سامنے پیش کیا جا سکے۔

نیز امن کونسل ان مسلمانوں کو دوبارہ اپنے وطنوں میں آباد کرنے اور انہیں ان کی املاک جائیداد واپس دلانے کا انتظام کرے کہ جنہیں انڈین یونین سے نکال دیا گیا ہے اور پھر اس قسم کے موثر اقدامات بھی کئے جائیں جن سے انڈین یونین میں بسنے والے مسلمانوں کی اور ان کی تہذیب و تمدن کی پوری پوری حفاظت کی جا سکے۔

امن کونسل جوناگڑھ مانا ودر اور کاٹھیاوار کی دوسری ریاستوں کو ان لوگوں سے خالی کروایا جائے جنہوں نے غاصبانہ طور پر ان پر قبضہ جما لیا ہے اور انہیں واپس انکے جائز مالکان کو واپس دلوایا جائے اور ان ریاستوں کے ان باشندوں کو جنہیں ان کے گھروں سے نکال دیا گیا ہے۔ دوبارہ اپنے گھروں میں آباد کرایا جائے۔

وزیرستان میں وزیر اعظم پاکستان کا شاندار استقبال

پشاور ۱۶ جنوری۔ مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان کی آمد پر تمام وزیرستان کے قبائلیوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ تمام علاقوں سے آئے ہوئے قبائلیوں نے میران شاہ اور ٹانک میں آپکا شاندار استقبال کیا۔ قبائلیوں نے آپ کو یقین دلایا کہ وہ پاکستان کی حفاظت میں اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہانے سے دریغ نہیں کریں گے۔ وزیری اور اتمانزئی اور دیگر قبائل جن کو انگریزی حکومت برسوں تک ڈرا دھمکا کر اپنے ماتحت کر لینے میں زور لگاتی رہی مگر وہ زیر نہ ہوئے خان لیاقت علی خاں کے گرد نعرے لگاتے ہوئے جمع ہو گئے اور اپنی رائفلوں کے ہوا میں فائر کرتے ہوئے سلامی دی۔ کرنل سینڈلین کمانڈنٹ ٹوچی سکاوٹ۔ اور خان عطاء اللہ پولیٹیکل ایجنٹ مغربی وزیرستان نے ہوائی اڈہ میں آپکا استقبال کیا۔ ٹوچی کے سکاوٹس نے آپ کو گارڈ آف آنر دیا۔ ایک ۷۹ سالہ بوڑھے قبائلی نے آپ کو ایڈریس پیش کرتے ہوئے قبائلیوں کی طرف سے پاکستان کے ساتھ مکمل وفاداری کا یقین دلایا اور کہا کہ مشرقی پنجاب اور کشمیر میں مسلمان بھائیوں پر جو ظلم ڈھائے گئے ہیں۔ اس کا ہمیں سخت دکھ ہے مسٹر لیاقت علیخاں سے گذارش کی گئی کہ پاکستان ہمارے راستہ سے ہٹ جائے تاکہ ہم مسلمانوں پر کئے گئے وحشیانہ مظالم کا انتقام لے سکیں۔

مسٹر لیاقت علی خاں کے گلے میں کثرت سے پھولوں کے ہار ڈالے گئے۔ آپ اس پلیٹ فارم پر کھڑے تھے۔ جہاں گذشتہ سال پنڈت جواہر لال نہرو مخالف جرگہ کو خطاب کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے تھے۔ آپ نے نرم آواز میں پبلک کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

میں لوگو اپنے جذبات پر قابو رکھنے اور اسلامی تعلیم کے ماتحت صبر و تحمل سے کام لینے کی تاکید کی آپ نے کہا میں جانتا ہوں کہ ہر ایک قبائلی اپنے ان مسلمان بھائیوں کی مدد کرنے کو تیار ہے۔ جو ہندوستان اور کشمیر میں رہ رہے ہیں۔ مگر ہمیں کوئی ایسا قدم نہیں اٹھانا چاہیئے جو دونوں حکومتوں کے درمیان جھگڑا پیدا کرنے کا باعث ہو۔ آپ نے یقین دلایا کہ پاکستان میں آپ کے اقتصادی و تعلیمی و دیگر حقوق پورا پورا خیال رکھا جائے گا۔ بنوں بریگیڈ اور وزیرستان کے قبائلی ملکوں کی طرف سے ۔/۲۴۷۷ اور ۔/۲۰۰۰ (علی الترتیب) کی تھیلیاں قائد اعظم فنڈ میں آپ کے پیش کی گئیں۔

ہندوستان کی حکومت سے صوبہ سرحد کے احمدیوں کا مطالبہ

ہمارا مقدس مذہبی مرکز ہمیں واپس دیدیا جائے

پشاور۔ پراونشل صدر انجمن احمدیہ پشاور نے وزیر اعظم ہندوستان پنڈت جواہر لال نہرو نائب وزیر اعظم سردار پٹیل۔ مسٹر گاندھی اور وزیر اعظم مشرقی پنجاب کو حسب ذیل مضمون کے تار ارسال کئے ہیں۔ صوبہ سرحد کے احمدی جماعت احمدیہ کے مقدس مذہبی مرکز قادیان سے احمدیوں کے زبردستی اخراج اور ہندوؤں اور سکھوں کے مخالفانہ قبضہ کو برداشت نہیں کر سکتے لہٰذا ہم انڈین یونین سے انصاف اور انسانیت کے نام پر اپیل کرتے ہیں کہ وہ قادیان اور اس کے مضافات کو بہت جلد جماعت احمدیہ کو واپس دیدے۔ ورنہ ہم ہر ممکن قربانی دے کر اس کی تلافی کریں گے

فرانسیسی دارالحکومت میں عربوں اور یہودیوں میں تصادم

طنجیر ۱۵ جنوری۔ فرانسیسی شمالی افریقہ کا دارالحکومت طنجیر میں یہود و عرب منافقت کی وجہ سے مسلح تصادم کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے جس کی وجہ سے فرانس میں بہت تشویش پیدا ہو گئی ہے

پیرس میں عرب مفادی تحریک کے سابق ممبروں کی فلسطینی عربوں کے دستہ میں شمولیت کے لئے بھرتی کی وجہ سے یہ خطرہ اور بھی شدید ہو جاتا ہے اور پیرس کی اطلاع کے مطابق برطانوی سابق فوجی بھی عرب فوجوں میں شامل ہونے کے لئے وہاں پہنچ رہے ہیں۔ (اسٹار)

کیا فلسطین میں یہودی ریاست کا مستقبل غیر یقینی ہے؟

لنڈن ۱۵ جنوری۔ توقع ہے کہ مستقبل قریب میں فلسطین کی حفاظتی صورت حال میں اقوام متحدہ کی مداخلت کی نوعیت کسی حد تک واضح ہو جائے گی۔

اقوام متحدہ میں برطانوی نمائندہ سر الیگزنڈر کیڈوگن مجوزہ فلسطینی کمیشن کو ایک بیان دے رہے ہیں۔ کیونکہ اس کی تفصیلات کا تعلق حفاظتی انتظامات سے ہے اسلئے برطانیہ اسکو پردہ راز میں رکھنے کی کوشش کریگا لیکن اس بیان میں اس پالیسی سے انحراف نہیں کیا جائے گا جسکا اظہار برطانوی نمائندہ نے اقوام متحدہ کے سامنے کیا تھا (اسٹار)

ناجائز طور پر کپڑا بیچنے والوں کے خلاف حکومت مغربی پنجاب کی مہم

لاہور ۱۶ جنوری۔ کل محکمہ سول سپلائیز آفیسر لاہور نے غیر قانونی طور پر سوتی کپڑا بیچنے والوں کو پکڑنے کے سلسلے میں خود انارکلی بازار میں اچانک دورہ کیا۔ اس چھاپے کے اکیس اشخاص گرفتار کئے گئے ان کے خلاف مقدمہ چلایا جائے گا

سرحد کے پٹھانوں کو نام نہاد قوم پرور نعروں سے گمراہ نہیں کیا جا سکتا ۔ پیر صاحب مانکی شریف

ریاست حیدرآباد کے بارے میں عوام کے شکوک درست نہیں ۔ مسٹر جوشی کا بیان

حیدرآباد ۱۶ جنوری ۔ مسٹر جے وی جوشی وزیر تجارت و صنعت نے تبادلہ سیکیوریٹی کے متعلق ایک بیان میں کہا ۔ کہ حیدرآباد کی طرف سے حکومت پاکستان کو قرضہ ... کے متعلق متعدد حلقوں سے میرے پاس سوال آ رہے ہیں ۔ یہ بھی پوچھا جا رہا ہے کہ جبکہ ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات کشیدہ ہیں ۔ اور حیدرآباد ہندوستان میں واقع ہے تو ایسے حالات میں حکومت حیدرآباد نے یہ اقدام کیوں اختیار کیا ۔

مسٹر جوشی نے بیان کیا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حیدرآباد اور ہندوستان کے درمیان معاہدہ سکوت ہونے سے پہلے سابقہ گورنمنٹ اس قرضہ کی ادائیگی کا فیصلہ کر چکی تھی ۔ اور سابقہ حکومت کے وقت بہ نسبت آج کے حالات کچھ اور تھے ۔ بس امید ہے کہ موجودہ حکومت کے متعلق کسی کو کوئی غلط فہمی پیدا نہ ہوگی ۔

عربوں کے یہودیوں کی بستیوں پر زبردست حملے

یروشلم ۱۵ جنوری ۔ رائیٹر کے نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ نیوی ایلن نامی ایک یہودی بستی پر جو یروشلم سے ۱۵ میل مغرب کی طرف واقع ہے ایک سو مسلح عربوں نے حملہ کر دیا ۔ معلوم ہوا ہے کہ عربوں نے اب گوریلا حملوں کو ترک کر کے منتشر یہودی بستیوں پر وسیع پیمانہ پر حملے کرنے شروع کر دیئے ہیں ۔ اگرچہ عرب لیڈروں نے لڑنے والے جتھوں سے کہا ہے ۔ کہ وہ آلات جدیدہ اور ٹرینڈ سپاہیوں اور تجربہ کار افسروں کی آمد تک صبر کریں ۔ مگر پہاڑی لوگوں نے یہودی بستیوں کا صفایا کر دینے کے لئے ان پر حملے شروع کر دیئے ہیں ۔

گزشتہ جمعہ کے دن شامی پہاڑیوں میں سے ۱۰۰ مسلح عرب بالائی جلیل کی دو بستیوں پر ٹوٹ پڑے ۔ مگر برطانوی فوجوں نے ان کو بھگا دیا ۔ برطانوی فوجیں یہودی بستیوں کی حفاظت کر رہی ہیں

جرنلسٹ کی کم سے کم تنخواہ

لاہور ۱۶ جنوری ۔ مغربی پنجاب کی جرنلسٹ یونین کا ایک اجلاس منعقد ہوا ۔ جس میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے

(۱) کسی روزانہ اخبار یا نیوز ایجنسی میں کام کرنے والے جرنلسٹ کی ماہانہ تنخواہ ۱۵۰ روپیہ سے کم نہیں ہونی چاہیئے ۔ اور اس کے ساتھ ۱۰ روپے ترقی ہونی چاہیئے ۔ (۲) اخبار پروپرائیٹر کے نام کے ساتھ چیف ایڈیٹر کا نام بھی ہونا چاہیئے (اے پ)

امریکہ تمام یورپ میں اپنے فوجی اڈے قائم کرنا چاہتا ہے ۔

واشنگٹن ۱۶ جنوری ۔ حکومت امریکہ کے سیکرٹری دفاع مسٹر جیمز فارسٹال نے ایک سینٹ ریلیشنز کمیٹی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا میرا خیال ہے ۔ کہ مسٹر جارج مارشل اس حقیقت سے اچھی طرح باخبر ہیں ۔ کہ ہم یورپ کے مختلف ممالک میں اقتصادی امداد کے بدلے اپنی فوجوں کے واسطے اڈے حاصل کر سکتے ہیں ۔

مسٹر ویلی نے سوال کرتے وقت اس بات پر زور دیا تھا ۔ کہ امریکہ کے دفاع کے لئے یورپ کے مختلف ممالک میں فوجی اڈوں کا قیام نہایت ضروری ہے ۔ اور اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اس سے بہتر وقت اور کوئی نہیں ہو سکتا ۔ جب ہم اقتصادی طور پر تباہ حال یورپ کی اپنے پیسے سے مدد کر رہے ہیں ۔ تو ہم حق بجانب ہوں گے ۔ کہ ہم ان سے اس قسم کی مراعات کا مطالبہ کریں ۔ (رائیٹر)

گاندھی جی سے احمدی طلباء کی درخواست

لاہور ۱۶ جنوری ۔ احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور نے گاندھی جی کے نام ایک تار ارسال کیا ہے ۔ جس میں افغان خونریزی کی ارزانی کے خلاف گاندھی جی کے موجودہ اقدام کو سراہتے ہوئے آپ سے درخواست کی گئی ہے ۔ کہ وہ جلدی ہی برت کو ختم فرمادیں نیز دعا کی گئی ہے ۔ کہ لوگوں کی عقل ٹھکانے آئے تا وہ امن شکن حرکات سے باز آجائیں ۔ اور ملک بھر میں پھر امن بحال ہو جائے ۔

کشمیر کے واقعات نے سرخپوشوں کا خاتمہ کر دیا ہے ۔

لاہور ۱۵ جنوری ۔ اسٹار کے ایک خصوصی انٹرویو میں پیر صاحب مانکی شریف نے کہا کہ بہار مشرقی پنجاب اور دہلی کے فسادات کی وجہ سے قبائلی علاقہ میں سرخپوشوں کے اثر کو بڑا صدمہ پہنچا تھا ۔ لیکن کشمیر کے معاملہ نے اسے بالکل ختم کر دیا ۔ اور اب قبائلی علاقہ میں کوئی سرخپوش نہیں ہے ۔ پیر صاحب نے مزید کہا کہ سرحد کے پٹھانوں میں سیاسی شعور بڑھتا جا رہا ہے ۔ اور اب انہیں نام نہاد قوم پرور نعروں سے گمراہ نہیں کیا جا سکتا ۔ کشمیر کی جنگ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا ۔ کہ پٹھان اپنے کشمیری بھائیوں کی امداد کرنے پر تل گئے ہیں ۔ اور انہوں نے ہر اس پابندی پر ناراضگی کا اظہار کیا ہے ۔ جو ان کے کشمیر جانے کی راہ میں حائل کی گئی ہے ۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگرچہ پاکستان قائم ہو چکا ہے ۔ لیکن ایک مضبوط اور خوشحال پاکستان کے لئے جدوجہد اب شروع ہوئی ہے ۔ انہوں نے اس توقع کا اظہار کیا ۔ کہ سرحد اس مقصد کو حاصل کرنے میں مناسب حصہ لے گا ۔ مزید کہا کہ میرے پیرو اور سرحدی قبائل پاکستان کے لئے ہر ممکن قربانی سے دریغ نہ کریں گے ۔ (اسٹار)

حکومت ہند اور حیدرآباد کے تعلقات

حیدرآباد دکن ۱۵ جنوری ۔ حکومت حیدرآباد کے پبلک ریلیشنز آفیسر مسٹر کے ایشورٹ نے حکومت ہند اور حیدرآباد کے درمیان عارضی معاہدہ کے متعلق ایک مضمون لکھا ہے ۔ جو اس مہینے نیو حیدرآباد میں شائع ہوگا ۔ ذیل میں اس مضمون کا ایک حصہ دیا جاتا ہے ۔ حکومت ہند اور حیدرآباد کے درمیان ایک سال کے لئے معاہدہ ہوا ہے ۔ اسے طے پائے ہوئے ابھی صرف ڈیڑھ مہینہ گزرا ہے ۔ یہ امر امید افزا نہیں ہے ۔ کہ اس کے متعلق اتنی جلدی شکوک ظاہر کئے جا رہے ہیں ۔ معاہدہ کے خلاف یا حق میں خواہ کچھ بھی دلائل پیش کئے جائیں ۔ لیکن اب دونوں پارٹیوں کے لئے اس پر عمل کرنا لازمی ہے ۔ یہ بات اچھی ہے کہ اس معاہدہ میں دونوں حکومتوں نے نئی دہلی اور حیدرآباد میں اپنے ایجنٹ مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ نظام حیدرآباد نے ریاست میں عارضی حکومت قائم کر دی ہے اور اس کے وزیر اعظم نے ریاستی کانگرس کے لیڈروں کو رہا کر کے ان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہے انہوں نے سٹیٹ کانگرس کے لیڈروں کا تعاون حاصل کرنے کی کوشش کی ہے ۔ لیکن سٹیٹ کانگرس کے لیڈروں نے سمجھوتہ کی بات چیت کرنے کی بجائے صوبوں کا طوفانی دورہ شروع کر دیا ہے ۔

گاندھی جی کا برت

گوہاٹی ۱۵ جنوری ۔ مسٹر عبداللہ نور الحق پریذیڈنٹ پراونشل مسلم لیگ نے آج ایک بیان میں مسٹر گاندھی کے برت کے متعلق فکر اور تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مسلمان اور ہندو لیڈروں سے اپیل کی ۔ کہ وہ ہندو مسلم اور سکھ میں حقیقی اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کریں ۔ اور اپنے لیڈر مسٹر گاندھی کی قیمتی زندگی کو بچائیں ۔

مسٹر حق نے کہا ہمارے روحانی لیڈر مسٹر گاندھی ہمارے گناہوں کی وجہ سے اپنی قیمتی زندگی کی قربانی دے رہے ہیں ۔ ہمیں بھولنا نہیں چاہیئے ۔ کہ سابرمتی کے اس بڑے سادھو نے ہی اپنی پیہم کوششوں سے ملک کو آزاد کرایا ہے ۔ آپ نے کہا مجھے "امید ہے کہ ہمارے سادھو کا برت لوگوں کے دلوں کو نرم کر دے گا ۔ اور ہندو سکھ مسلم آپس میں حقیقی اتحاد کر کے اپنے تعلق کو مستقل طور پر مستحکم بنالیں گے ۔ اے پ

—— بھوپال ۱۵ جنوری ۔ نواب بھوپال نے ایک فرمان جاری کر کے ہر مذہب و قوم کے لوگوں سے اپیل کی ہے ۔ کہ وہ متحدہ کوششوں سے اس چیز کو حاصل کرنے کی کوشش کریں ۔ جس کے لئے مسٹر گاندھی اپنی زندگی قربانی پیش کر رہے ہیں ۔ (اے پ)

تقسیم ہند بہت بڑی غلطی تھی اب اس کا اعادہ نہیں ہونا چاہیئے

کٹک ۱۵ جنوری ۔ کل اڑیسہ کے وزیر اعظم مسٹر ہرکشن مہتاب کی زیر صدارت اڑیسہ کے مسلمانوں کے بڑے جلسہ نے یہ فیصلہ کیا ۔ کہ مولانا ابوالکلام آزاد و کل لکھنؤ کانفرنس کے فیصلہ کے مطابق اڑیسہ کی مسلم لیگ کو ختم کر کے کانگرس میں شمولیت اختیار کی جائے ۔ اڑیسہ اسمبلی میں مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر مسٹر لطیف الرحمن نے یہ کہتے ہوئے اپنی حمایت کا اظہار کیا ۔ کہ ہند کی تقسیم ایک بہت بڑی غلطی تھی ۔ اور اب اس غلطی کا اعادہ نہیں ہونا چاہیئے ۔ اب اس صوبہ کے مسلمانوں کے لئے یہی راستہ کھلا ہے ۔ کہ وہ کانگرس میں شمولیت اختیار کر لیں ۔ (اسٹار)